© rasailojaraid.com

شذرات

تم میں جب ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی طاقت ہوگی اور ان کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان اور دیگر انتظام کرسکوگے اس صورت میں تو جائز ہے بین الاقوامی پروگرام کو چلانے کے لیے ضروری ہے کہ تم اپنے گھر میں شادیاں کرو تاکہ ان سے جو بچے پیدا ہوں انھیں بین الاقوامی پروگرام کی تعمیر کے لیے تیار کیا جائے۔ فواحدۃً تو ایک ہی پر قناعت کرو۔

و ماملکت ایمانکم وہ عورتیں جن کے مرد جنگ میں مارے جائیں اور وہ گرفتار ہو جائیں ان عورتوں کو اب جیل میں رکھنا اب ان کی اخلاقی موت کے برابر ہے جیسا کہ آج بھی جیلوں میں دیکھا جاتا ہے کہ وہاں عورتوں اور بچوں کی اخلاقی حالت نہایت گر جاتی ہے ان عورتوں کو ذلت کی زندگی سے بچانے کے لیے گھر میں رکھنے کی اجازت دی۔ ذلک ادنیٰ الا تعولوا سیدھے راستے سے گمراہ نہ ہوگے۔ تمھیں پھر یہ قانون دیا گیا ہے اس کی پابندی کروگے تو اپنی معاشرتی زندگی منصفانہ مزاجی سے بسر کرسکوگے اور کسی پر ظلم نہ کرسکوگے۔ اب بچوں کے حقوق کا بیان ختم ہوا اگلی آیت میں عورتوں کے حقوق کا بیان شروع ہو۔

(اور دے ڈالو عورتوں کو مہر ان کے خوشی سے پھر اگر وہ ان میں سے کچھ چھوڑ دیں تم کو اپنی خوشی سے اس کو کھاؤ رچتا پچتا)۔

اس کے بعد خطبہ کے طور پر فان طبن لکم الخ تمھیں اپنے مال مہر صرف کرنے پر پورا اختیار دیا جائے اس کے بعد وہ خوشی سے اس میں تم کو بھی شامل کرسکتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاکہ تم بھی اس سے فائدہ اٹھا سکو۔

ترجمہ ۱ : اور مت پکڑا دو بے عقلوں کو اپنے وہ مال جن کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کا سبب اور ان کو ان میں سے کھلاتے اور پہناتے رہو اور کہو ان سے بات معقول۔

اموالکم، مراد قومی مال پہلے شخصی حقوق کے متعلق ذکر کیا اب قومی حقوق کے متعلق ذکر ہو رہا ہے کہ اگر اس یتیم کو کافی سمجھ پیدا نہیں ہو تو اسے اس کا مال نہ دو اس لیے کہ یہ قوم کا مال ہے اور قوم کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا ذریعہ ہے اور وہ یتیم ممکن ہے کہ اسے بے سمجھی سے تلف کر دے۔

ترجمہ آیات ۲ : اور سدھاتے رہو یتیموں کو جب تک نکاح کی عمر کو پھر اگر دیکھو ان میں ہوشیاری تو حوالہ کر دو ان کا مال ان کو اور کھا نہ جاؤ یتیموں کا مال ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے پہلے کہ یہ بڑے نہ ہو جائیں اور جس کو حاجت نہ ہو تو مال یتیم سے بچ جائے اور جو کوئی محتاج ہو کھا دے موافق دستور کے پھر جب ان کے حوالہ کرو ان کے مال تو گواہ کر لو اس پر اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو یا بہت ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے

بلغوا النکاح معاشرتی زندگی کے قابل ہو امام ابو حنیفہ نے جانچنے کی عمر کا وقت پندرہ برس رکھا ہے اور جانچنے کے لیے تین سال مقرر کیے ہیں اس صورت میں اس کا مال اسے اٹھارہ برس کی عمر میں دے دینا چاہیے۔ رشدا اس عرصہ میں اگر دیکھو کہ وہ شریفانہ طور پر چل رہا ہے تو اس کا مال اسے دے دو ولا تاکلوھا ظاھر ومن کان غنیا الخ غنی کو لینے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ قومی مال ہے خواہ مخواہ برباد نہیں ہونے دینا چاہیے۔ بالمعروف یعنی بڑی بڑی تنخواہیں لینے کی اجازت نہیں وکفی باللہ وکیلا اپنے آپ کو تیار رکھو کیونکہ تم نے اللہ کو حساب دینا ہے یعنی اگر اسی قانون پر عمل کرو گے تو دنیا میں پھلو پھولو گے غرض اسی اجتماعی زندگی میں سارا قانون دے دیا گیا۔

© rasailojaraid.com

کیا کرنے کے متعلق اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس سے خاندان بنتے ہیں اب تبلایا کہ خاندان

© rasailojaraid.com

سننے کے ساتھ معاش (نکاح) کے اقتصادی حالت کو بھی مدنظر رکھنا ہے اس لیے ہر ایک کے لیے اقتصادی ضرورت کا انتظام کر دیا۔ مگر مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی کا رونا بھی عام رویا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی روزانہ زندگی میں بے حد مسرف اور فضول خرچ ہوتے ہیں۔ شادی بیاہ اور موت کے موقعوں پر صرف کے لیے اپنی جائیدادیں مہاجنوں اور بنیوں کے ہاتھوں کوڑیوں کے مول فروخت کرتے رہتے ہیں۔ ان کو سود خوری کی نہیں بلکہ ان کو جدوجہد محنت کی زندگی سکھانے کی حاجت اور فضول خرچی اور اسراف سے بچانے کی ضرورت ہے۔ افسوس کہ جدید تعلیم ان میں سے کسی مرض کی دوا نہیں بن سکتی۔ تعلیم یافتہ مرد ہو یا عورت اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلا کر فیشن بنانے کی خواہش دونوں میں یکساں موجود ہے نئی تعلیم صرف اس قدر تبدیلی کرتی ہے کہ وہ اپنے فیشن کا ہندوستان کے بجائے یورپ کو کھینچنا پسند کرتی ہے۔ غیر تعلیم یافتہ بیوی ابٹن اور دیسی غازہ ملے گی تو تعلیم یافتہ خاتون کسی یوربین ساخت کا پوڈر، عورتوں کی تعلیم بے شک ضروری چیز ہے مگر تعلیم سے زیادہ ضروری چیز تربیت ہے اور وہ بھی مذہبی اور قومی تربیت کیا یہ افسوس کے قابل نہیں کہ جس طرح تعلیم یافتہ مرد انگریزوں کی نقالی کو اپنا کمال جانتے ہیں تعلیم یافتہ خواتین میموں کے نقل کو اتارنا فخر مانتی ہیں یہ تمام باتیں اصلاح کے قابل اور اصلاح کی محتاج ہیں۔

مضمون لکھنا اور لکھانا کوئی بڑے کمال کی چیز نہیں کمال کی چیز عمل ہے افسوس ہے کہ مسلمان مردوں کی طرح مسلمان عورتوں میں بھی یہ عیب ترقی پا رہا ہے اور عمل کے بغیر صرف لکھنے اور بولنے کو اصلاح کے لیے کافی سمجھا گیا ہے ہماری مثال ایسی ہے جیسے گھر میں آگ لگی ہوئی ہو اور گھر کے سب لوگ آگ کو بجھانے کے بجائے صرف آگ آگ چلا رہے ہوں اور اس پر ماتم اور تقریر کر رہے ہیں۔ ہمارے گھروں کی اصلاحات کے اکثر کام ہماری عورتوں کے ہاتھوں میں ہیں اگر وہ سنبھل جاویں تو مسلمانوں کا گھر سنبھل جائے۔ مسلمان عورتوں کی جہالت حد درجہ قابل افسوس ہے اور ہم کو ہر طرح سے اس کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے لیکن علم کے ساتھ عمل سکھانے کی بھی ضرورت ہے۔

© rasailojaraid.com